خطرے سے خالی نہیں، شیخ محمد بن عبداللہ السبیل امام حرم مکی نے دوسری اور تیسری حالت میں توقف کیا ہے۔

۴۔ لاش کا پوسٹ مارٹم:

جدید طبی ایجادات میں انسانی لاش کا پوسٹ مارٹم بھی ہے جس کے احترام کا حکم اسلام نے دیا ہے اور پوسٹ مارٹم میں اعضاء کاٹے اور توڑے جاتے ہیں جن سے اس کی بے حرمتی ہوتی ہے، اس سلسلے میں آنحضورؐ کا ارشاد ہے "کشر عظم المیت ککسرہ حیا" (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ، کتاب الجنائز) ''مومن مُردوں کی ہڈی توڑنا اتنا ہی بڑا جرم ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی توڑنا'' اس سے معلوم ہوا کہ مومن کا احترام مرنے کے بعد بھی اس طرح لازم ہے جس طرح اس کی زندگی میں تھا اور پوسٹ مارٹم سے انسانی لاش کی بے حرمتی ہوتی ہے، تاہم یہ ایک اہم دنیاوی ضرورت ہے، اس بنا پر رابطہ کی فقہ اکیڈمی نے اپنے دسویں سمینار منعقدہ ۲۴ تا ۲۷ رصفر ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۷/۱ اکتوبر ۱۹۸۷ میں درج ذیل امور طے کئے ہیں:

اول: مندرجہ ذیل مقاصد کے تحت لاشوں کا پوسٹ مارٹم جائز ہے۔

(الف) تعزیراتی مقدمے میں موت یا جرم کے اسباب کی دریافت قاضی کے لئے دشوار ہو اور پوسٹ مارٹم کے بغیر اس کی دریافت ممکن نہ ہو۔

(ب) پوسٹ مارٹم کے متقاضی امراض کی دریافت مطلوب ہو، تاکہ اس کی روشنی میں ان امراض سے متاثر لوگوں کا مناسب اور ضروری علاج کیا جاسکے۔

(ج) پوسٹ مارٹم کے ذریعہ طب کی تعلیم و تدریس مقصود ہو جیسا کہ میڈیکل کالجز میں رائج ہے۔

دوم: بہ غرض تعلیم پوسٹ مارٹم میں درج ذیل شرائط کی رعایت ضروری ہے:

(الف) لاش اگر کسی معلوم شخص کی ہو تو موت سے قبل خود اس کی یا موت کے بعد اس کے وارثین کی اجازت ضروری ہے، معصوم الدم لاش کا پوسٹ مارٹم بغیر اجازت نہیں کرنا چاہیے۔

(ب) پوسٹ مارٹم بہ قدر ضرورت ہی کیا جائے تاکہ لاشوں کی زیادہ بے حرمتی سے بچا جاسکے۔

(ج) خواتین کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم خواتین ڈاکٹروں کے ذریعہ ہی کرنا ضروری ہے۔

سوم: تمام حالتوں میں پوسٹ مارٹم شدہ لاش کی تدفین شرعاً واجب ہے۔

شیخ صالح بن فوزان کو طبی تعلیم کی غرض سے بھی مسلم لاش کے پوسٹ مارٹم کے جواز سے اتفاق نہیں اور شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ نے اس بارے میں اپنی رائے محفوظ رکھی ہے۔

بعض دیگر ارکان بھی تعلیم و امراض کی تحقیق کے لئے مسلم لاش کے پوسٹ مارٹم کے جواز کے حق میں نہیں